بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۳ اخاء ۱۳۴۵ ہش ۷ رجب ۱۳۸۶ھ ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۴۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر ایک سے ہمدردی اور اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ

یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے

بنی نوع انسان کی ہمدردی کی نصیحت کرتے ہوئے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

”میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جائے تو میں چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔

اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔ ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ۷۰، ۷۵ برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی اس نے وہ خط مجھے دیا میں اس کو لیکر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۲۴)

خاص دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے پچھلے دنوں محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کا لاہور میں پتہ کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت درد دل کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تا حال ویسی ہی ہے۔ کل جمعہ کی نماز کے بعد ۹۹.۵ ٹمپریچر ہو گیا تھا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ربوہ ۲۲ اکتوبر۔ کل باوجود علالت طبع کے خطبہ جمعہ حضور نے خود پڑھا۔ جس کے بعد نماز جمعہ حضور کے ارشاد پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں حضور نے مختصر طور پر بتایا کہ جماعت احمدیہ کے متعلق مخالفین کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے دیگر امور کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ہم اپنا عملی نمونہ ایسا پیش کریں۔ جسے دیکھ کر ہر شخص یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہو کہ احمدی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کی تمام جدوجہد کا مقصد وحید یہ ہے کہ دنیا میں ہر جگہ اسلام کا جھنڈا سربلند ہو۔

میری والدہ صاحبہ محترمہ (اہلیہ محترم شیخ غلام حسین صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ دہلی) عرصہ سے بعارضہ ذیابیطس بیمار ہیں۔ گزشتہ ایک ماہ سے آپ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں چند دن سے بخار اور بندش پیشاب کی تکلیف بھی ہو گئی ہے۔ کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(بشارت احمد ضیاء ربوہ)

ربوہ — مورخہ ۱۷/۱۰/۶۶ بروز اتوار بعد نماز مغرب محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے مکرم چوہدری محمد جعفر خان صاحب کے صاحبزادے مکرم چوہدری محمد نذیر احمد صاحب ایم۔ اے پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن (سیرالیون) کا نکاح عزیزہ امۃ المجید صاحبہ بنت محترم چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی سے مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میری چھوٹی بہن فرزانہ عظمت بہت بیمار ہے۔ اسے چند سال قبل گردوں کی ایک بیماری ہو گئی تھی۔ اب دوبارہ اسی تکلیف کا خدشہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (لیڈی ڈاکٹر فہمیدہ عظمت فضل عمر ہسپتال)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسلام دوسرے تمام ادیان پر غالب آکر رہے گا

ہمیں اس وعدہ پر کامل یقین رکھتے ہوئے غلبہ اسلام کیلئے ہر ممکن تدبیر سے کام لینا چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا مبلغ مشرقی افریقہ سے خطاب

فرمودہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء — بمقام مسجد مبارک ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو نماز مغرب کے بعد مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما مبلغ مشرقی افریقہ کو جو کچھ عرصہ تک مرکز میں رہ کر دوبارہ یوگنڈا تشریف لے جا رہے تھے مخاطب کر کے فرمایا:-

ناممکن دو قسم کا ہوتا ہے

ایک ناممکن وہ ہے جو ممکن نہیں بن سکتا۔ اور ایک وہ ناممکن جو ممکن بن سکتا ہے۔ ایسی ناممکن بات جو خدا تعالیٰ کی صفات اور اس کے وعدوں کے خلاف ہو ممکن نہیں بن سکتی۔ لیکن اس کے علاوہ ہر ناممکن نسبتی امر ہے یعنی کسی کے لئے وہ ناممکن ہوتا ہے اور کسی کے لئے ممکن۔ مثلاً اس زمانہ میں اسلام کا غلبہ بڑے بڑے مسلمان علماء کے نزدیک بھی ناممکن امر تھا۔ اس لئے ان میں سے ایک طبقہ جن میں جامع مسجد آگرہ کا امام مولوی عماد الدین بھی شامل تھا اسلام سے ارتداد اختیار کر کے عیسائی ہو گیا۔

دینی لحاظ سے

وہ لوگ اتنے بڑے عالم تھے کہ انسان حیران ہوتا ہے کہ وہ کس طرح عیسائی ہو گئے۔ لیکن ایک بات واضح ہے کہ ان میں سے ہر فرد یہ سمجھتا تھا کہ اب اسلام عیسائیت پر غالب نہیں آ سکتا اس وقت عیسائیت دنیا میں غالب آ چکی ہے اور اسلام بظاہر حالات اس سے شکست کھا چکا ہے۔ اس لئے انہوں نے خیال کیا کہ کیوں نہ اس مذہب کو اختیار کر لیا جائے جس کو دنیا میں عزت حاصل ہے۔ چنانچہ وہ عیسائی ہو گئے۔ اب دیکھو وہ چیز جو باقی مسلمانوں کے نزدیک غیر ممکن تھی وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک ممکن ہی نہیں یقینی تھی۔ بظاہر اسلام غلبہ نہیں پا رہا تھا۔ دولت کے لحاظ سے

مسلمانوں کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہی تھی

ان کی حکومتیں ختم ہو چکی تھیں۔ علم کے لحاظ سے انہیں دوسری قوموں کے پیچھے جانا پڑتا تھا دنیوی سامان انہیں میسر نہیں تھے۔ اخلاقی لحاظ سے بھی ان کی حالت گر چکی تھی اور عیسائی ہر لحاظ سے ان پر غالب آ چکے تھے۔ غرض ہر لحاظ سے

اسلام کے غلبہ کی کوئی صورت

باقی نہیں رہی تھی۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو دنیا میں کھڑا کیا اور اسے کہا کہ میں تمہارے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا کروں گا۔ عیسائی کیا باقی تمام مذاہب کے پیرو بھی تمہارے مقابلہ میں شکست کھا جائیں گے۔ اس شخص کو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ پر اتنا یقین تھا کہ وہ سمجھتا تھا۔ دنیا جو سمجھے سمجھے عقل جو فیصلہ کرے۔ کرے۔ بات وہی صحیح ہے جو خدا تعالیٰ کہہ رہا ہے یعنی اسلام دوسرے تمام ادیان پر غالب آ کر رہے گا اور ہوا بھی وہی جو خدا تعالیٰ نے کہا تھا غیب سے اسلام کے غلبہ کے سامان پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ اور وہ بات جو دوسروں کو کچھ عرصہ پہلے ناممکن نظر آ رہی تھی ممکن ہو گئی۔ اور دنیا بھی اسے تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئی۔

پھر

دنیا نے یہ نظارہ دیکھا

کہ خدا تعالیٰ کا وہ مامور (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) اکیلا نہیں رہا بلکہ لاکھوں آدمی اس کے ساتھ ہو گئے۔ اور اس وقت اس کے ماننے والے نہ صرف ایشیا میں پائے جاتے ہیں بلکہ دوسرے براعظموں میں بھی پائے جاتے ہیں چنانچہ افریقہ کو ہی لے لو۔ افریقہ کے کئی ممالک میں اس کی جماعت قائم ہو گئی اور سینکڑوں نہیں ہزاروں آدمی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت کی وجہ سے اور خدا تعالیٰ کے ان وعدوں کے مطابق جو اس نے آپ سے یا آپ سے پہلے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کئے تھے کہ جب اسلام تنزل میں پڑے گا تو اس کی ترقی کے سامان بھی ہو جائیں گے۔ بت پرستی عیسائیت اور بدمذہبیت کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو گئے سو اب دیکھو ایک بات جو بظاہر ناممکن نظر آتی تھی کس طرح ممکن بن گئی۔ اسی طرح مشرقی افریقہ میں سکول قائم کرنے بھی ناممکن نہیں جب تک ہم اسے ناممکن خیال کرتے رہیں گے ہمیں کامیابی نصیب نہیں ہو گی۔ جہاں تک اسلام کی ترقی کا سوال ہے۔ ہمارے لئے کوئی چیز ناممکن نہیں

ہمیں تو خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام پر اسلام کو باقی تمام ادیان پر غالب کرنا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے جو تدبیر بھی ہمارے ذہنوں میں آسکتی ہے اور دُعاؤں کے نتیجہ میں اس کے متعلق ہمارے دلوں میں انشراح پایا جاتا ہے ہمیں وہ تدبیر اختیار کرنا ہوگی۔

اگر خدا تعالیٰ کا ارادہ اور منشاء اسی میں ہو کہ غلبۂ اسلام کے لئے ظاہری سامانوں سے بھی کام لیا جائے تو ظاہری سامانوں کا حصول بھی ہمارے لئے ممکن ہوگا۔ پس جب تک خدا تعالیٰ کسی امر کو غیر ممکن قرار نہیں دیتا۔

ہمیں اُسے ناممکن نہیں سمجھنا چاہیئے

ورنہ آدمی خود اپنے رستہ میں روک بن کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ ہمارے پاس دُنیوی سامان کبھی موجود نہیں تھے۔ ہمارے پاس آدمی کم ہیں۔ پیسے کم ہیں۔ ظاہری علم کی بھی کمی ہے۔ غرض ہم ہر لحاظ سے غریب ہیں لیکن پھر بھی دیکھو اللہ تعالیٰ ہمارے کام خود بخود کر رہا ہے۔

مَیں تو جب مرکز کی گلیوں میں آپ (مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما) کو دیکھتا ہوں تو

مجھے خدا تعالیٰ کی شان نظر آتی ہے

مَیں جب آپ کو دیکھتا ہوں یا حکیم محمد ابراہیم صاحب کو دیکھتا ہوں تو خیال کرتا ہوں کہ یہ شخص جس رنگ اور جس شکل میں یہاں پھر رہا ہے اس کی حیثیت اَور ہے لیکن جب یہ تبلیغ کے لئے مرکز سے باہر جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے اٹھا کر کہیں سے کہیں لے جاتا ہے۔ چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر اسپین میں مبلغ ہیں۔ وہاں دنیوی لحاظ سے ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ وہ شہر کے ایک چوراہے میں چھابڑی لگا کر عطر بیچ رہے ہوتے ہیں لیکن ایک حیثیت ان کی یہ ہے۔ وہ جنرل فرینکو کو بھی بے دھڑک مِل لیتے ہیں۔ اب دیکھو یہ قوت ان کے دل میں کس چیز نے پیدا کی۔ یہ قوت ان کے اندر اسی احساس نے پیدا کی۔ خدائے قادر و توانا کے غلام درشاہانِ وقت کے بھی معلم و استاد ہوتے ہیں۔

سپین ایک کیتھولک ملک ہے

اس کے رہنے والے نہایت متعصب عیسائی ہیں۔ اسلام کی تبلیغ بھی وہ کھُل کر نہیں کرنے دیتے۔ لیکن وہاں ایک چھابڑی والے کو اللہ تعالیٰ یہ طاقت عطا کر دیتا ہے کہ وہ وہاں اسلام کی تبلیغ کرتا ہے۔ چوہدری صاحب کے جو خطوط آتے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی پرواز بہت اونچی ہے۔ وہ بڑے اونچے طبقہ میں جاتے ہیں اور تبلیغ اسلام کرتے ہیں۔ یہاں کے چھابڑی فروشوں کو بھی اپنی اس حیثیت کا احساس کرنا چاہیئے۔ وہ گو ربوہ میں چھابڑی فروش ہیں۔ لیکن جب وہ باہر تبلیغ کے لئے جاتے ہیں تو ان کی حیثیت اَور ہو جاتی ہے۔

چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر کی حیثیت

بھی سپین میں آپ کی طرح ایک چھابڑی فروش کی ہے لیکن وہ بڑی حیثیت کے لوگوں کے پاس چلے جاتے ہیں اور انہیں تبلیغ کرتے ہیں۔ انہوں نے سابق بادشاہ کو جنہیں وہاں سے نکال دیا گیا ہے۔ لٹریچر بھیجا۔ جواباً بادشاہ نے انہیں شکریہ کا خط لکھا اور وعدہ کیا کہ وہ ضرور اس لٹریچر کا مطالعہ کرے گا۔ اسلامی اصول کی فلاسفی اور بعض دوسری کتابیں جو سپینش اور فرانسیسی زبانوں میں شائع کی گئی ہیں۔ انہوں نے بعض پروفیسروں کو بھیجی ہیں جو انہیں پڑھتے ہیں اور ان پر ان کتابوں کا اثر ہے۔ ان میں سے کئی پروفیسروں نے انہیں لکھا ہے کہ ہم نے ابھی تک ایسی عمدہ کتابیں نہیں پڑھی تھیں۔

اب دیکھو ایک چھابڑی فروش جس کی بظاہر وہاں کوئی حیثیت نہیں۔ ملک کے سربراہ کو بھی ملتا ہے اور اُسے تبلیغ کرتا ہے تو

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

مولوی عبد الکریم صاحب شرما بھی جو اس وقت یہاں بیٹھے ہیں۔ جب تبلیغ کے میدان میں جائیں گے تو ان کی حیثیت اَور ہو جائے گی۔ وہ وہاں خدا تعالیٰ کے نمائندے ہوں گے۔ اسلام کے نمائندے ہوں گے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نمائندے ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نمائندے ہوں گے۔ پس مَیں ان سے کہوں گا کہ آپ سے خدا تعالیٰ کے وعدے ہیں جو ضرور پورے ہو کر رہیں گے۔ آپ کے لئے کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔ خدا جانتا ہے کہ مشرقی افریقہ میں اسلام کے غلبہ کے کون سے ذرائع پیدا ہوں گے۔ لیکن بظاہر جو ذرائع نظر آتے ہیں ان میں سے ایک سکول ہیں۔ تبلیغ کے سلسلہ میں سکول بہت مفید ہو سکتے ہیں اس لئے آپ کو اس کے لئے کوشش کرنی چاہیئے۔ اور

دُعا بھی کرنی چاہیئے

کہ خدا تعالیٰ آپ کی اس کوشش میں برکت ڈالے اور پھر یقین رکھنا چاہیئے کہ آپ ضرور کامیاب ہوں گے۔ کیونکہ اگر آپ کی نیت نیک ہے تو آپ کو ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔ انشاء اللہ۔

● حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:۔

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی"۔

(افسر امانت تحریک جدید)

اجتماع انصار اللہ کی بُنیادی غرض

اجتماعی ذکرِ الٰہی اور اُس کے فضائل

(مسعُود احمد خان دہلوی)

(۳)

اجتماعی ذکرِ الٰہی کی اِن عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہونے کا ایک انمول موقع انصار اللہ کا سالانہ اجتماع مہیا کرتا ہے۔ یہ اجتماع باہم مل کر وسیع پیمانہ پر ذکرِ الٰہی کرنے کی غرض سے ہی منعقد ہوتا ہے۔ چنانچہ اس میں تین دن رات اس کثرت سے ذکرِ الٰہی ہوتا ہے اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات منصۂ شہود پر آکر ایسا روح پرور سماں باندھتی ہیں کہ اس میں شریک ہونیوالے ہزاروں انصار یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہتے کہ وہ ایک نئے آسمان کے نیچے نئی زمین پر زندگی بسر کر رہے ہیں جہاں ہر طرف نور ہی نور ہے اور سرور ہی سرور۔ اجتماع میں ہونے والے ذکرِ الٰہی کی ان انقلاب انگیز تاثیرات کا ایک منہ بولتا ثبوت یہ ہے کہ جو بھی اس مقدس و بابرکت اجتماع میں ایک دفعہ شامل ہونے کی سعادت حاصل کر لیتا ہے وہ بس اس کا ہو کر رہ جاتا ہے۔ تین دن اس کے روح پرور ماحول میں گزارنے کے بعد وہ اس عزم بالجزم کے ساتھ ہی واپس لوٹتا ہے کہ وہ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ کے خدائی حکم پر تاحیات عمل کرنے کی کوشش کرے گا اور خدا تعالیٰ سے یہ توفیق مانگتا چلا جائے گا کہ آئندہ وہ سال بہ سال اس مقدس و بابرکت اجتماع میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہو کر اجتماعی ذکرِ الٰہی کی انقلاب انگیز تاثیرات اور عظیم الشان برکات سے بہرہ مند ہوتا چلا جائے۔ اور کبھی بھی کوئی دنیوی مصروفیت، تنفس کی کسل مندی یا غفلت اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی شومئی قسمت اسے اس سعادتِ عظمیٰ اور روحانی نعمتوں کے خوانِ یغماء سے محروم نہ کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ جو بھی اس میں ایک دفعہ شامل ہوتا ہے وہ سال بہ سال پورے عزم و تعہد اور خاص التزام کے ساتھ اس میں شامل ہوتا چلا جاتا ہے اور کبھی عدم شمولیت کا خیال بھی اس کے دل میں نہیں آتا۔

امسال ہمارا یہ اجتماع سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۲۸، ۲۹، ۳۰ - اکتوبر کو حسبِ معمول ربوہ کی مقدس سرزمین میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ ان تاریخوں کے اعلان کے ساتھ ہی ملک کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک پھیلی ہوئی مجالس انصار اللہ کے لذّت یاب اراکین میں خوشی و مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی ہے، اور وہ بڑی بے تابی سے اجتماع کے انعقاد کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ ان بابرکت دنوں کے انتظار میں گِن گِن کر دن گزار رہے ہیں کہ کب یہ دن آئیں اور انہیں دن اور رات اجتماعی ذکرِ الٰہی میں شریک ہو کر آسمان سے ملائکہ کے اُترنے، خدائی رحمت کے چھا جانے اور قلوب میں اطمینان و سکینت کے نازل ہونے کا خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے اور اپنے وجودوں میں محسوس کرنے کی غیر معمولی سعادت میسّر آئے — ہم جانتے ہیں کہ ان کی غیر معمولی بے تابی اور اضطراب کی ایک خاص وجہ ہے اور وہ یہ کہ اِس دفعہ اجتماع دو سال کے وقفہ کے بعد منعقد ہو رہا ہے، کیونکہ گزشتہ سال ملک میں ہنگامی حالات کی وجہ سے اجتماع منعقد نہیں ہو سکا تھا اور انہیں بامرِ مجبوری اس میں شمولیت کی سعادت سے محروم رہنا پڑا تھا۔ وہ اپنی اس محرومی کی تلافی کے لئے اگر غیر معمولی طور پر بے چین ہیں تو ان کی یہ فزوں تر بے چینی بلاوجہ نہیں ہے۔ ان کی یہ بے چینی بہت مبارک ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت عظیم الشان برکتوں، بے شمار رحمتوں اور گرانقدر خدائی انعاموں کا پیش خیمہ ثابت ہونے والی ہے۔

پھر ان کی طرف سے اجتماع کے بابرکت ایام کے بے تابانہ انتظار کی ایک اَور وجہ بھی ہے اس لئے کہ یہ اجتماع اگرچہ ترتیب کے اعتبار سے گیارھواں سالانہ اجتماع ہے لیکن اسے ایک امتیازی خصوصیّت حاصل ہے اور وہ خصوصیّت یہ ہے کہ یہ خلافتِ ثالثہ کے نئے مقدس و بابرکت دَور کا، جو خدائی وعدوں کے بموجب آئندہ ملنے والی نئی عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں کا دَور ہے، پہلا اجتماع ہے۔ خلافتِ ثالثہ کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے قدرتِ ثانیہ کی ایک اَور مہتم بالشان تجلّی ظاہر فرما کر جماعتِ احمدیہ پر ایک بار پھر جو احسانِ عظیم فرمایا ہے اس پر گزشتہ جلسہ سالانہ کے بعد اجتماعِ انصار اللہ کی شکل میں انصار کے لئے اجتماعی طور پر شکرِ ایزدی کے عملی اظہار کا ایک اَور موقع پیدا ہو رہا ہے۔ وہ بھلا اظہارِ شکر کے اس بیش بہا موقع سے فائدہ اٹھانے کیلئے کیوں بے تاب نہ ہوں۔ خلافتِ ثالثہ کے نئے مبارک دَور میں انصار اللہ کا پہلا مرکزی اجتماع ہونے کے باعث یہ اجتماع غیر معمولی برکتوں، رحمتوں اور فضلوں کا حامل ہے۔ وہ ان غیر معمولی برکتوں، رحمتوں اور فضلوں سے اپنے دامن بھرنے اور ان کی وجہ سے حاصل ہونے والے روحانی نعماء سے مالا مال ہونے کے لئے کیوں مضطرب اور بے چین نہ ہوں۔ مبارک ہے ان کا یہ اضطراب اور سراپا برکت ہے ان کی یہ بے چینی۔ کیونکہ اس اضطراب اور اس بے چینی میں اتنا ہی زیادہ آرام و راحت اور اطمینان و سکینت کا سامان چھُپا ہُوا ہے۔ جب خدائے بے ہمتا کے احسانِ بے پایاں پر اظہارِ تشکّر کے طور پر اجتماع کے بابرکت ایام میں اَور بھی زیادہ ذوق و شوق کے ساتھ ذکرِ الٰہی بلند ہو گا اور دن اور رات کا ہر ہر لمحہ اور ہر ہر ثانیہ اَور بھی زیادہ جذبہ و جوش کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور تکبیر و تمجید میں بسر ہو گا تو انشاء اللہ العزیز خدائے رحمٰن و رحیم کے حکم سے اس کے فرشتے آسمان سے نازل ہو ہو کر ان شاکر ذاکرین کو اَور بھی زیادہ اپنے پروں سے ڈھانپ لیں گے اور ان پر روحانی سکینت و بشاشت کی موسلا دھار بارشیں برسائیں گے، ایسی بارشیں جو آن کی آن میں دلوں کی کشتِ روحانیت کو آنکھوں کو ٹھنڈک اور تراوت پہنچانے والی سرسبزی و شادابی سے ہمکنار کر دیتی ہیں۔ اس طرح ہمارا صادق الوعد خدا ذاکرینِ الٰہی کے حق میں اپنے مخبرِ صادق صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان و معجز بیان سے دی ہوئی بشارت کو پورا کر دکھائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ وباللہ التوفیق۔

سالہائے گزشتہ میں اس اجتماع کی عظیم الشان برکات سے بہرہ یاب ہونیوالے خوش خصال و فرخندہ حال انصار تو آئیں گے ہی۔ دراصل وہی ہیں جو نہایت درجہ مقدس و بابرکت اجتماع کے انتظار میں گِن گِن کر دن گزار رہے ہیں۔ البتہ اس موقع پر ہم اپنے اُن انصار بھائیوں کی خدمت میں، جو روحانی نعماء کے اس خوانِ یغماء سے اب تک ایک دفعہ بھی بہرہ ور نہیں ہوئے اور ان کے کام و دہن کو تاحال اس کی نعمتوں سے لذّت یاب ہونے کی سعادت میسّر نہیں آئی، عرض کرتے ہیں کہ ان کیلئے خاص طور پر یہ سُنہری موقع ہے کہ وہ اپنی شمولیّت کا آغاز اس سال کے تاریخی اجتماع سے کریں جو کئی وجوہ کی بناء پر بے اندازہ اہمیّت اور خیر و برکت کا حامل ہے۔ وہ بھی آئیں اور ضرور آئیں اور ملائکہ کے نزول اور انکی پاک تاثیرات اور انتشارِ روحانیت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی پاک تبدیلی کو خود اپنے اندر محسوس کریں اور اُس غیر معمولی روحانی کیف و سرور سے بہرہ یاب ہوں جس سے انہوں نے محض عدمِ توجّہی کی وجہ سے اپنے آپکو

محروم کر رکھا ہے۔ کوئی عجب نہیں کہ احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ بشارت کے مطابق جب اجتماع میں ہونے والے ذکر الٰہی کا ملائے اعلیٰ میں تذکرہ ہو اور خدا خود اپنے فرشتوں سے اس کا ذکر کرے۔ تو وہ خوش ہو کر اجتماع میں شریک خوش بخت و خوش نصیب مومنوں کے حق میں اپنے فرشتوں سے کہدے فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ۔ اس سے بڑی سعادت اور اس سے بڑی خوش بختی اور کیا ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے ماتحت ایک انسان کا شمار ان لوگوں میں ہو جن کے متعلق خدا تعالیٰ اپنے فرشتوں کو گواہ ٹھہرا کر خود ارشاد فرمائے کہ میں نے انہیں اپنے پاس بلانے سے پہلے ہی بخش دیا یہ اتنی بڑی خوش بختی و خوش نصیبی ہے کہ انسان اس کے لئے اپنا کاروبار اور دیگر دنیوی مصروفیات ترک کرنا تو کجا اگر اپنا سب کچھ بھی قربان کر دے تو کم ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ہم سب کو اجتماعی ذکر الٰہی اور اس تاریخی اجتماع کی عظمت و اہمیت اور روحانی لحاظ سے اس کی بے اندازہ افادیت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دوروز دیکھ رہنے والے ہمارے انصار بھائی اپنے کاروبار اور دیگر دنیوی مصروفیات کو ترک کر کے دلی ذوق و شوق کے ساتھ اس میں شمولیت کے لئے دیوانہ وار کھنچے چلے آئیں، ملک کے کونہ کونہ سے آئیں اور فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ کے قرآنی حکم کے مطابق دوڑتے ہوئے آئیں اور اس کثرت سے آئیں کہ ان کی کثرت کو دیکھ کر آسمان پر فرشتے بھی عش عش کر اٹھیں۔ پھر دن اور رات اپنے اوقات کو اس طرح ذکر الٰہی میں بسر کریں کہ فرشتے آپس میں ایک دوسرے کو یہ کہہ کر پکارتے ہوئے سنائی دیں هَلُمُّوا اِلٰى حَاجَتِكُمْ۔ هَلُمُّوا اِلٰى حَاجَتِكُمْ اور پھر واپس جا کر علام الغیوب خدا کو خوشخبری دیں۔ اَللّٰهُمَّ عِبَادُكَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ اور خدا تعالیٰ ان فرشتوں کو ہی گواہ ٹھہرا کر کہے اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ۔ آمین۔ اللّٰھم آمین یا ارحم الراحمین۔ آمین۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ اور چٹ نمبر کا حوالہ خوشخط لکھا کریں۔

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کی وفات پر مرکزی اداروں کی

قرارداد ہائے تعزیت

مجلس انصار اللہ مرکزیہ

ہنگامی مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کا اجلاس اپنے محترم رفیق کار اور جماعت احمدیہ کے ممتاز اور جلیل القدر خادم حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی ناگہانی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم شمس صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ اور دیگر تمام افراد خاندان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ہمیشہ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

محترم شمس صاحب مرحوم نے ایک لمبا عرصہ تک تبلیغی۔ علمی۔ تربیتی لحاظ سے سلسلہ کی قابل قدر خدمات سرانجام دیں جس کی وجہ سے جماعت میں انہیں ممتاز مقام حاصل تھا۔ ان کی یہ خدمات انشاء اللہ سلسلہ کی تاریخ میں ہمیشہ روشن و تابندہ رہیں گی

آپ ۱۹۶۰ء سے متواتر انصار اللہ مرکزیہ کی مجلس عاملہ کے رکن چلے آتے تھے پہلے قائد تربیت کے طور پر اور پھر قائد تعلیم کی حیثیت سے آپ نے کام کیا۔ آپ کی صائب رائے اور پختہ مشورے انصار اللہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوتے تھے۔ سالانہ اجتماع کے پروگرام میں بھی آپ کا نمایاں حصہ ہوتا تھا بیرونی مجالس کے اجتماعوں میں مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے آپ کی شمولیت انصار کے لئے بہت مفید اور ان کی ہمت افزائی کا موجب ہوتی تھی

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ حضرت شمس صاحب مرحوم کو اپنا قرب خاص عطا فرمائے اور ہم سب کو مرحوم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نمایاں خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ ربوہ

ممبران مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کامیاب اور قابل رشک زندگی گذارنے کے بعد اچانک وفات پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت مولانا مرحوم کی بیگم صاحبہ اور فرزند اکبر مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب اور ان کے دیگر بھائیوں بہنوں اور مرحوم کے خسر محترم جناب خواجہ عبید اللہ صاحب سے گہرے رنج و الم اور دلی صدمہ کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے بیوی بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ اور ان کو بھی مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے۔ (آمین)

مرحوم کے ذاتی اوصاف حمیدہ اور اخلاق حسنہ عظیم اور اعلیٰ تھے حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کا مقام سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان معروف الاوقات کامیاب جان نثار فدائی خدام میں نمایاں طور نظر آ رہا ہے۔ جو اسلام کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرتے کے بعد ہمیشہ اور ہر میدان میں سینہ سپر رہے ہیں۔

حضرت مولانا شمس صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے ماتحت سالہا سال سے مجلس کارپرداز مصالح قبرستان بہشتی مقبرہ ربوہ کی صدارت فرماتے رہے۔ گوناگوں تبلیغی و تربیتی مشاغل اور تصنیفی و انتظامی فرائض کی بجا آوری میں انہماک کی وجہ سے ان کو بہت کم یکسوئی حاصل ہوتی تھی۔ پھر بھی وہ مجلس کارپرداز کے بعض پیچیدہ مسائل کو اپنی خداداد ذہانت و قابلیت اور تدبر سے نہایت عمدگی کے ساتھ حل فرمایا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو۔ اور ان کی روح پر سکینت اور ان کے مرقد پر باران رحمت کا نزول فرماتا رہے۔ اور جنت الفردوس میں ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

(آمین)

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

معلمات و متعلمات نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا یہ اجلاس اسلام کے مایہ ناز مبلغ و مجاہد سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز۔ جلیل القدر خادم خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر گہرے رنج و الم اور تاسف کا اظہار کرتا ہے شمع احمدیت کے اس پروانے اور فدا کار نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اولین جان نثاروں کے رنگ میں رنگین ہو کر مدت دراز تک علمی۔ تعلیمی تبلیغی و تربیتی و تنظیمی لحاظ سے اسلام اور احمدیت کی گراں بہا خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے غیر ممالک دمشق۔ فلسطین اور مصر اور انگلستان میں جو تبلیغی فرائض سرانجام دئے۔ وہ تاریخ احمدیت میں ہمیشہ یادگار رہیں گے۔

ملکانہ تاریخ میں دو سال تک خدمت اسلام بجا لائے۔ تقسیم ملک کے نازک دور میں کچھ عرصہ کے لئے امیر مقامی بھی رہے ربوہ دارالہجرت کے مجوز بھی آپ ہی تھے۔ اندرونی فتنوں کے استیصال میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست راست تھے۔ تحریک کشمیر مقدمہ بہاولپور اور ۱۹۵۳ء کے فسادات۔ پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں جماعت کی دفاعی جدوجہد میں پیش پیش رہے اور حضور رضی اللہ تعالیٰ کی مسلسل لمبی بیماری کے دوران حضور رضی اللہ عنہ کی نیابت میں خطابت و امامت کے فرائض کی انجام دہی کا خصوصی فخر حاصل رہا۔ الشرکۃ الاسلامیہ کے مینیجنگ ڈائریکٹر کے طور پر اور ناظر اصلاح و ارشاد کی حیثیت میں سلسلہ اور افراد جماعت کی رہنمائی فرمائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ افراد جماعت میں سے آپ کے حقیقی قائمقام جلد پیدا کرے تا سلسلہ احمدیہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتا چلا جاوے۔ آمین۔

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے کر اپنے قرب خاص سے نوازے۔ آپ کی بیگم صاحبہ آپ کے ساتوں بچوں اور دیگر اقرباء کا حافظ و ناصر ہو۔ اور صابرانہ رنگ میں صبر کرنے کی توفیق دے۔ اور آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

آمین اللّٰھم آمین

دعائے مغفرت

مورخہ ۸؍۱۰؍۶۶ء بروز ہفتہ عاجز کے بڑے بھائی چوہدری برکت اللہ خان صاحب کانگو می ریٹائرڈ پوسٹمین لمبی علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی کو جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت نیک صوم صلوٰۃ کے پابند اور نہایت محنت و جانفشانی اور دیانتداری سے کام کرنے والے تھے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ خاص اخلاص رکھتے تھے۔ ابتداء میں گٹھیا کا مرض خیال کیا گیا جس کا علاج ہوتا رہا! مگر اس کا بھی کوئی خاص فائدہ نہ ہوا پھر فالج تشخیص ہوا اس کا بھی بہت کچھ علاج ہوتا رہا۔ مگر مرض بڑھتا گیا بہرحال جو ل دعا کی آخر خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور ۹؍۱۰؍۶۶ء بوقت سوا چار بجے شام رحلت فرما گئے عاجز کی درخواست پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم عام قبرستان میں امانتاً دفن کئے گئے۔ مرحوم نے بیوہ ۳ بچیاں اور ایک بچہ یادگار چھوڑا ہے۔ مرحوم پیدائشی احمدی تھے اور بوقت وفات ۷۰ سال کی عمر تھی۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرماویں اور مرحوم کے پسماندگان کے لئے صبر کی دعا فرماویں۔ خدا تعالیٰ خود ان سب کا کفیل ہو اور سب کو نیک اور خادم دین بنائے۔

(خاکسار عنایت اللہ خان خلیل ... [illegible])

ٹیکنیکل آرمامنٹ برانچ ایرفورس میں مستقل کمیشن

شرائط۔ انجینئرنگ ڈگری۔ الیکٹریکل یا ٹیکنیکل یا الیکٹرونکس یا ایم اے ریاضی یا ایم ایس سی فزکس یا کیمسٹری یا ایم۔ ایس سی ٹیکنیکل یا بی۔ ایس سی ذیل کے کوئی سے دو مضامین میں۔ ریاضی۔ فزکس۔ کیمسٹری۔

عمر۔ ۱۵؍۲؍۶۷ء کو ۱۷½ تا ۲۰ سال۔

مزید ہدایات و انٹرویو کے لئے قریبی ایرفورس کے انتخابی سنٹر سے رابطہ کریں۔ (۲۸؍۱۰؍۶۶ء)

(ناظر تعلیم)

۳۸۴؍ ضلع ملتان میں سیرۃ النبی کا جلسہ

مورخہ ۱۶؍۱۰؍۶۶ء کو بعد نماز عشاء زیر صدارت چوہدری عبدالغنی صاحب جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ جس میں مرزا محمد سلیم صاحب اختر شاہد مربی سلسلہ ضلع ملتان نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر فرمائی۔ جلسہ میں غیراز جماعت دوست کثرت سے شامل ہوئے۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(عبدالغنی صدر جماعت احمدیہ چک ۳۸۴؍ ای بی۔ ضلع ملتان)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے والد صاحب بہت بیمار ہیں۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(مبشر احمد شاہ ابن ڈاکٹر حسن محمد شاہ صاحب بمقام ۱۰۸ براستہ کھرڑیانوالہ ضلع لائلپور)

۲۔ محترمہ شائستہ صاحبہ کی والدہ محترمہ گذشتہ ماہ سے دماغی عارضہ سے بیمار ہیں تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست دعا ہے۔
(امۃ الکارہ طیبہ کوثر کراچی)

۳۔ میرا بڑا لڑکا عزیزم مجیب نصر اللہ بفضلہ ایڈورڈ کالج میں کمیشن کا فائنل امتحان دے رہا ہے۔ عزیز موصوف کی نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (نصر اللہ سپرنٹنڈنٹ سپریم کورٹ، فلیمنگ روڈ۔ لاہور)

۴۔ مورخہ ۱۷؍۱۰؍۶۶ء کو مکرم کیپٹن ڈاکٹر فضل کریم صاحب پنشنر صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پراسٹیٹ اپریشن کامیابی کے ساتھ ہو گیا ہے۔ عمر رسیدہ ہونے کے علاوہ کمزوری کا زیادہ ہے۔ تمام احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ڈاکٹر صاحب کو صحت کامل عطا فرمائے۔
(محمد احمد قمر سنوری سیالکوٹ نمبر ۱)

اظہارِ تشکر و درخواست دعا

تحریک جدید کے مالی جہاد کے سلسلہ میں دورہ کو کامیاب بنانے والے مخلصین

۲۹ر ستمبر ۱۹۶۶ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے بندہ جماعت احمدیہ کراچی اور بعض درمیانی جماعتوں کے دورہ کے لئے مرکز سے روانہ ہوا کراچی کی جماعت کے علاوہ حیدرآباد۔ نوابشاہ۔ سکھر۔ رحیم یار خان۔ بہاولپور ملتان دنیاپور۔ منٹگمری۔ چک ۳۰۱؍ ای بی کی جماعتوں میں جانے اور تحریک جدید کے مالی جہاد کے سلسلہ میں مخلصین جماعت کا تعاون حاصل کرنے کا موقعہ ملا ۔ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۶۶ء کو بفضلہ تعالیٰ خاکسار واپس مرکز میں پہنچ گیا۔ اس سترہ روزہ دورہ میں قریباً دس ہزار روپیہ نقد اور ساڑھے سینتیس ہزار روپیہ کے مکمل وعدے حاصل ہوئے۔ اس کار خیر میں جن مخلصین نے اپنے قیمتی اوقات اور اموال کی قربانی کرتے ہوئے بطیب خاطر حصہ لیا ان کے لئے دعا کا موقعہ پیدا کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ سو ان سطور کے ذریعے جذبات تشکر کے ساتھ ان مخلصین کے لئے دعا کی درخواست بھی کی جاتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے

۱۔ کراچی ۔ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت۔ مکرم میجر شمیم احمد صاحب و مکرم کیپٹن افتخار احمد صاحب نائب امراء۔ مکرم عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی سیکرٹری تحریک جدید۔ مکرم خان صاحب محمد شفیع خان صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ۔ مکرم ملک مبارک احمد صاحب قائد خدام۔ محترم حضرت الحاج مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری۔ مکرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید۔ مکرم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب۔ مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب صدر حلقہ

۲۔ حیدرآباد۔ مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب امیر جماعت۔ مکرم ملک محمود احمد صاحب سیکرٹری مال۔ مکرم فضل محمد خان صاحب سیکرٹری تحریک جدید۔ مکرم فضل الرحمٰن صاحب انجینئر قائد علاقائی۔ مکرم چوہدری نعمت اللہ خان صاحب قائد مقامی

۳۔ نوابشاہ۔ مکرم محمد یوسف صاحب صدر جماعت۔ مکرم ماسٹر غلام رسول صاحب مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس صاحب۔ مکرم عبدالحمید صاحب مکرم علی اکبر صاحب

۴۔ سکھر۔ مکرم صوفی محمد رفیع صاحب امیر جماعت۔ مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب زعیم اعلیٰ انصار۔ مکرم طاہر احمد صاحب قائد خدام روہڑی

۵۔ رحیم یار خان۔ مکرم محمد اشرف صاحب ناصر قائمقام امیر جماعت۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او۔ مکرم عبدالمجید صاحب قائد خدام۔

۶۔ بہاولپور۔ مکرم چوہدری رحمت اللہ صاحب امیر ضلع۔ مکرم میر عبدالعزیز صاحب صدر جماعت۔ مکرم رانا مبارک احمد صاحب سیکرٹری مال۔ مکرم ڈاکٹر محمد عقیل صاحب۔ مکرم محمد اکرم صاحب سیکرٹری تحریک جدید۔

۷۔ ملتان۔ مکرم ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب امیر جماعت۔ مکرم محمد انور صاحب ہاشمی سیکرٹری تحریک جدید۔ مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب۔ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب پاور الیکٹرک کمپنی۔

۸۔ دنیاپور۔ مکرم شیخ محمد اسلم صاحب۔ مکرم شیخ محمد منیر صاحب۔ مکرم مرزا محمد اشرف صاحب۔

۹۔ منٹگمری۔ مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب امیر جماعت۔ مکرم ملک نعیم احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید۔ مکرم عبدالحق صاحب ناصر

۱۰۔ چک ۳۰۱؍ ای بی ضلع منٹگمری۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ امیر ضلع۔ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب باجوہ۔ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب باجوہ سیکرٹری مال۔

مربیان کرام کا تعاون خصوصی ۔ یہ امر مزید موجب مسرت ہے کہ جس جماعت میں بھی کسی مربی صاحب سے ملاقات ہوئی انہوں نے تعاون علی البر کی بہترین مثال قائم فرمائی۔ کراچی میں مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب اور مکرم محمد اجمل خان صاحب شاہد۔ حیدرآباد میں مکرم مولوی غلام احمد فرخ۔ رحیم یار خان میں مکرم محمد اشرف صاحب ناصر۔ بہاولپور میں مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر اور ملتان میں مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد۔ ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔ ان کے علاوہ بھی کئی دوستوں نے اس کار خیر میں کسی نہ کسی رنگ میں میری امداد فرمائی۔ قارئین کرام جملہ مخلصین کو اپنی دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۴۹۵

میں حمید احمد ولد چوہدری کرامت اللہ صاحب قوم راجپوت راٹھور پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۵-۱/C محمد علی میموریل ہاؤسنگ سوسائٹی ڈاک خانہ کراچی نمبر ۸۔ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ر جولائی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں کاروبار بنام "کے سنز لمیٹڈ" کراچی کرتا ہوں اس میں سے اپنے گذارہ کے لئے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار لیتا ہوں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۱۷ر جولائی ۶۶ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ (شرط اول ۲۵/- روپے۔)

العبد:۔ حمید احمد بقلم خود

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد:۔ مسعود احمد خورشید سیکرٹری تجارت جماعت احمدیہ کراچی

مسل نمبر ۱۸۴۹۶

میں قیصرہ بیگم بنت چوہدری کرامت اللہ صاحب قوم راٹھور راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۵-۱/C محمد علی میموریل ہاؤسنگ سوسائٹی ڈاک خانہ کراچی نمبر ۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ر جولائی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں تعلیم حاصل کرتی ہوں۔ اور مجھے میرے والد صاحب بزرگوار کی طرف سے مبلغ ۳۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جاتے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامتہ:۔ قیصرہ بیگم بنت کرامت اللہ

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد:۔ مسعود احمد خورشید سیکرٹری تجارت جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۴۹۷

میں فریدہ بیگم بنت چوہدری کرامت اللہ صاحب قوم راجپوت راٹھور پیشہ طالب علم عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۵-۱/C محمد علی میموریل ہاؤسنگ سوسائٹی ڈاک خانہ کراچی نمبر ۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ر جولائی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں تعلیم حاصل کرتی ہوں اور مجھے میرے والد بزرگوار کی طرف سے مبلغ پندرہ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ ۱۷ر جولائی ۶۶ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم (شرط اول دس روپے)

الامتہ:۔ فریدہ کرامت

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد:۔ مسعود احمد خورشید سیکرٹری تجارت جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۴۹۸

میں طاہر احمد ولد چوہدری کرامت اللہ صاحب قوم راجپوت راٹھور پیشہ تجارت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۵-۱/C محمد علی میموریل ہاؤسنگ سوسائٹی ڈاک خانہ کراچی نمبر ۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ر جولائی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں کاروبار بنام "کے سنز لمیٹڈ" کراچی کرتا ہوں جس میں سے اپنے گذارہ کے لئے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار لیتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا بحوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۱۷ر جولائی ۱۹۶۶ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم (شرط اول ۲۵/- روپے)

العبد:۔ طاہر کرامت

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد:۔ مسعود احمد خورشید سیکرٹری تجارت جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۸۴۹۹

میں ظفر احمد ولد چوہدری کرامت اللہ صاحب قوم راجپوت راٹھور پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۵-۱/C محمد علی میموریل ہاؤسنگ سوسائٹی ڈاک خانہ کراچی نمبر ۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ر جولائی ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے میرے والد بزرگوار سے مبلغ پچاس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

. . . .

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

فقط ۱۷ر جولائی ۱۹۶۶ء

العبد:۔ ظفر احمد بقلم خود

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد:۔ مسعود احمد خورشید سیکرٹری تجارت جماعت احمدیہ کراچی۔

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے (قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی مخصوص روایات کیساتھ

خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات شروع ہوگئے

خدام کے اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے فرمایا

ربوہ ۲۴ر اکتوبر۔ کل مورخہ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک یہاں دعاؤں اور ذکر الٰہی کی مخصوص روایات کے ساتھ خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات شروع ہو گئے۔ خدام الاحمدیہ کے اجتماع کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے علالت طبع کے باوجود ازراہ شفقت مقام اجتماع میں تشریف لا کر افتتاحی خطاب اور پرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا۔ یہ خدام کا چوبیسواں اور اطفال کا تئیسواں سالانہ اجتماع ہے۔

امسال کے اجتماعات کو یہ خاص اہمیت حاصل ہے کہ یہ خلافت ثالثہ کے نئے مبارک و مقدس دور میں منعقد ہونے والے پہلے اجتماع ہیں اور پھر ان کا انعقاد ایک سال کے وقفہ کے بعد عمل میں آیا ہے کیونکہ گزشتہ سال ملک میں ہنگامی حالات کی وجہ سے اجتماعات منعقد نہیں ہو سکے تھے۔ مزید براں ان اجتماعات کو ایک اور خصوصیت بھی حاصل ہے اور وہ یہ کہ امسال خدام کا اجتماع چھ سال کے وقفہ کے بعد از سر نو قدیمی طریق کے مطابق کیمپ کی طرز پر خدام کے نصب کردہ اپنے خیموں میں منعقد کیا گیا ہے۔ قبل ازیں ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۴ء تک سالانہ اجتماعات رہائشی خیموں کے بغیر ہی جلسہ گاہ کی طرز پر شامیانوں اور قناتوں سے تیار کردہ مقام اجتماع میں منعقد ہوتے رہے تھے۔ اسی طرح اطفال کے اجتماع کے انعقاد کا انتظام امسال پہلی بار "ایوان محمود" (خدام الاحمدیہ کے زیر تعمیر ہال) میں کیا گیا ہے۔

خدام کے اجتماع کا افتتاح

کل مورخہ ۲۱ر اکتوبر کو جمعہ اور عصر کی نمازوں کے بعد (جو مسجد مبارک میں اکٹھی ادا کی گئیں) پونے دو بجے سے اڑھائی بجے بعد دوپہر تک خدام کے مقام اجتماع میں [illegible] آنے کا سلسلہ جاری رہا۔ پروگرام کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اڑھائی بجے بذریعہ موٹر کار قصر خلافت سے مقام اجتماع میں تشریف لائے۔ مغربی پاکستان کے کونہ کونہ سے آئے ہوئے ہزاروں خدام نے احتراماً کھڑے ہو کر اھلاً و سھلاً و مرحبا، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، حضرت امیر المومنین زندہ باد کے پرجوش نعرے لگا کر حضور ایدہ اللہ کا استقبال کیا۔ حضور کے کرسئ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد اجتماع کے افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم لئیق احمد صاحب طاہر جامعہ احمدیہ نے کی۔ بعدہ حضور نے جملہ خدام سے ان کا عہد دہروایا۔ اس طرح خدام کو کھڑے ہو کر حضور کی اقتدار میں اپنا عہد دہرانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

خدام سے ان کا عہد دہروانے کے بعد حضور نے حرارت نیز جسم اور سر میں درد کے باعث کرسی پر تشریف فرما رہ کر ہی خدام کو افتتاحی خطاب سے نوازا۔ حضور نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اس وقت اپنے دوستوں سے میں جو باتیں کرنا چاہتا ہوں ان کا عنوان ہے:۔

'باتیں کرنے کا وقت ختم ہوا
آؤ اب کچھ کام کریں'

اس عنوان کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ باتیں کرنے کا وقت ختم ہوا۔ اور دوسرا یہ کہ آؤ اب کچھ کام کریں۔ حضور نے فرمایا اس وقت میں صرف پہلے حصہ کے متعلق توجہ دلاؤں گا۔ یعنی اس حصہ کے متعلق کہ باتیں کرنے کا وقت ختم ہوا۔ دوسرے حصہ (یعنی آؤ اب کچھ کام کریں) پر میں انشاء اللہ تعالیٰ بشرط زندگی و صحت اجتماع کے آخری روز اختتامی تقریر میں روشنی ڈالوں گا۔

اس کے بعد حضور نے عنوان کے پہلے حصہ کی وضاحت فرماتے ہوئے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ محض باتیں جن کے ساتھ، جن کے پیچھے، جن کے متوازی عمل نہ ہو محض بے نتیجہ رہتی ہیں۔ اور ان کی حیثیت محض ایک گپ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ محض باتیں جن کے ساتھ عمل نہ ہو نہ تو کوئی کام دے سکتی ہیں اور نہ تسلی کا موجب ہو سکتی ہیں۔ تاوقتیکہ ان پر عمل نہ کیا جائے اور اس عمل کے ذریعہ سے انجام بخیر نہ ہو۔ پس اگر ہم اب تک باتیں کرتے رہے ہیں تو باتیں کرنے کے دن ختم ہو گئے اب کام کے دن ہیں ہم نے بہت کچھ سنا ہے اب ہمیں کام بھی کرنا چاہئیے اور کام بھی وہ کرنے چاہئیں جن کے کرنے کی خلفاء نے ہم کو بحیثیت خدام ہدایت کی ہے اور ہمارے لئے انہوں نے جو لائحہ عمل بنایا ہے ہمیں اس کو پورا کرنا چاہیئے۔ اگر ہم اس لائحہ عمل کو تو پورا نہ کریں اور اپنے لئے اور ہی پروگرام تجویز کریں تو یہ بے معنی بات ہو گی۔

حضور نے اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ محض باتیں قطعاً کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتیں۔ مثال کے طور پر بتایا کہ تقویٰ کی رٹ لگانے سے تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا عند اللہ تقویٰ اور نفس کا تزکیہ حاصل کرنے کے لئے ہمیں ان باریک راہوں پر چلنا ہو گا جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان کی ہیں۔ اور جن کی تفصیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہے اور جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ تقویٰ کوئی تعویذ نہیں کہ جس کو بار بار دہرانے سے انسان میں تبدیلی آ جائے۔ اس کے لئے قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی باریک راہوں پر چلنے کی ضرورت ہے۔

اس ضمن میں حضور نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں ایک اور اہم امر کی طرف بھی توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا تقویٰ ایک ایسا امتحان ہے جس کے نتیجہ کا اعلان خدا تعالیٰ نے قیامت کے دن کرنے گا۔ ہمیں اس زندگی میں تقویٰ اور نفس کی پاکیزگی کے لئے کوشش ضرور کرنی چاہیئے لیکن خود اپنے متعلق یا کسی دوسرے بھائی کے متعلق یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ اس امتحان میں پاس ہو گیا ہے کون پاس ہوتا ہے؟ اس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے اور اپنے عام قانون کی رو سے اس امتحان کے نتیجہ کا اعلان وہ قیامت کے دن کرے گا البتہ اس امر کے ثبوت کے لئے کہ اگر انسان کوشش کرے تو وہ عند اللہ اس میں پاس ہو سکتا ہے وہ مختلف انبیاء کے نتیجہ اور ان کے بعض متبعین کے نتیجہ کا اس دنیا میں بھی اعلان کرتا رہا ہے تاکہ دونوں قسم کے نمونے دنیا کے سامنے آ جائیں اور اس کے بندے ان کی پیروی کرتے ہوئے تقویٰ کی راہوں میں اپنی کوشش کو جاری رکھ سکیں لیکن ہمارا یہ کام نہیں ہے کہ ہم اپنے کسی بھائی کے متعلق یہ سمجھیں کہ وہ ان امتحانات میں کامیاب ہے ہمارا کام یہی ہے کہ ہم کوشش کرتے چلے جائیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمارا شمار پاس ہونے والوں میں ہو حضور نے اسی کوشش کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے اعمال صالحہ اور دعا کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔ آخر میں حضور نے فرمایا ہم دعا کرتے کہ خدا ہمیں زبان کے چسکے اور ان تمام چسکوں سے بچائے جو عارضی لذت کا موجب ہو کر انسان کو ابدی لذات اور سرور سے محروم کر دیتے ہیں۔ ہمارا سننا بھی برکت کا موجب ہو اور عمل کرنا بھی برکت کا موجب ہو تاکہ ہم اس کے فضل کو جذب کر سکیں۔ اور اس کے فضل کے نتیجہ میں ہمارے اعمال کو مزید تقویٰ ملتی چلی جائے۔

اس افتتاحی خطاب کے بعد جو نصف گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہا حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح خدام الاحمدیہ کے چوبیسویں سالانہ اجتماع کا افتتاح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ عمل میں آیا۔ حضور کے تشریف لے جانے کے بعد اجتماع کے پروگرام پر عمل شروع ہو گیا۔

اطفال کے اجتماع کا افتتاح

اطفال الاحمدیہ کے اجتماع کا بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ہی افتتاح فرمانا تھا لیکن علالت طبع کی وجہ سے حضور افتتاح کے لئے تشریف نہیں لا سکے چنانچہ اس اجتماع کا افتتاح ۱۰½ بجے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فرمایا۔ امسال افتتاحی اجلاس میں ۳۶ بیرونی مجالس کے ۴۰۶ نمائندہ اطفال اور ربوہ کے ۱۸ حلقہ جات کے ۱۰۵۷ اطفال کل ۱۶۶۱ اطفال نے شرکت کی جب کہ اطفال کے گزشتہ اجتماع منعقدہ ۱۹۶۴ء میں شامل ہونے والے اطفال کی تعداد ۱۵۰۰ کے قریب تھی۔

خدام اور اطفال کے ہر دو اجتماع اپنی روایتی شان کے ساتھ جاری ہیں۔ پنجگانہ نمازوں کے علاوہ تہجد، دعاؤں، قرآن مجید احادیث نبوی اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کے درسوں، نیز علمی اور ورزشی مقابلوں کے پروگرام پر سرگرمی کے ساتھ عمل ہو رہا ہے۔ خدام اور اطفال اپنے اپنے حلقے اور دائرہ کار میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۴۲